التفصیل الانور
فی
حکم لاؤڈاسپیکر
لاؤڈاسپیکر کا حکم
حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی
MARKAZ-E-AHLE-SUNNAT BARKAT-E-RAZA
مرکز اہل سنت برکات رضا
لم احمد رضا روڈ، پوربندر، گجرات

بحمدہ تبارک وتعالیٰ

کہ یہ رسالہ اتبعوا السواد الاعظم کی پیروی کی دعوت دینے والا اور مسلمانان اہلسنت کی نمازوں کو فساد سے بچانے والا اور ان کو لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے روکنے والا اور لاؤڈ اسپیکر کے شرعی ممنوع فی الصلاۃ ہونے کو روز روشن سے زیادہ واضح تر فرمانے والا۔

مسمیٰ بنام

التفصیل الانور فی حکم لاؤڈ اسپیکر

معروف بہ

تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر

مرتبہ

حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی محلّہ منیر خاں، پیلی بھیت
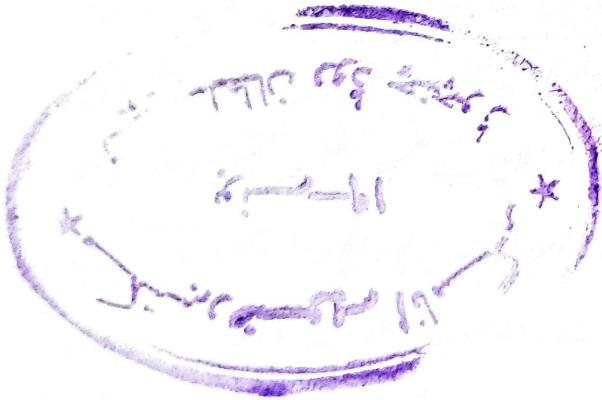
ناشر

مرکز اہلسنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب: التفصیل الانور فی حکم لاؤڈاسپیکر
معروف بہ تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر

مرتب : حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی، پیلی بھیت شریف

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔۶
فون: 3243187

باردوم : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۱ء

قیمت :

مطبوعہ : بھارت آفیسٹ پریس۔ دہلی

ناشر
مرکز اہلسنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، پور بندر (گجرات)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں

مشائخ ملت اسلامیہ وعلمائے اہلسنت کی تحقیقات

اہلسنت وجماعت کے موجودہ ومرحوم وہ تمام اکابر ومشاہیر علماء وفضلا اور محققین و پیشوائے دین خصوصاً سیدنا اعلحضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری قدس سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وعنا بہم کے محبوب خلفاء وجانشین ودیگر اکابر علماء مثلاً حضور پرنور مرشد برحق حامی سنت ماحی بدعت حضرت سیدی مرشدی شاہ مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادۂ عالیہ آستانہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ وحضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ وحضرت صدر الافاضل مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ وحضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ جن پر جماعت کو ناز ہے اور ان کے علم وفضل وتحقیق وعلو مقام وشخصیت اور ان کی بصیرت دینی وعلمی ودیانت وصداقت پر پورا پورا اعتماد واتفاق ہے اور جن کے احسانات عظیمہ کی جماعت ممنون ہے۔ وہ سب حضرات اور دیگر حضرات علمائے کرام ومفتیان ذوی الاحترام سب کے سب اس شرعی فیصلہ پر متفق ہیں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع وناجائز اور مفسد نماز ہے۔

فقیر محمد عمران قادری رضوی مصطفوی غفرلہ ربہ المولیٰ القوی

محلہ منیر خاں، پیلی بھیت شریف

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں

حضور پرنور مرشد برحق حامی سنت ماحی بدعت حضرت سیدی و مرشدی شاہ مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ کے بصیرت افروز دو اور فتوے۔

مرسلہ:- فقیر مرتب کتاب ہذا مورخہ ۸ر شوال المکرم ۱۳۷۵ھ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع عظام دامت برکاتہم القدسیہ مسائل ہذا میں؟

(۱) زید یہ کہتا ہے کہ پیلی بھیت بریلی، مراد آباد صرف ان تین شہروں میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز نہیں ہوتی ہے اور یہاں کے علماء منع کرتے ہیں اور تمام جگہ بمبئی، دہلی، لاہور، کراچی وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہوتی ہے اور وہاں کے علماء منع نہیں کرتے نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ کچھ علماء منع کرتے ہیں اور کچھ علماء منع نہیں کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے لیے رحمت ہے اور حدیث شریف اختلاف علماء امتی رحمتی پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ از روئے شرع زید کے اس قول کا کیا جواب ہے؟

(۲) زید یہ بھی کہتا ہے کہ مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ وغیرہ میں بھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہوتی ہے اس کا کیا جواب ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:- مجتہد فی مسائل میں اختلاف مجتہدین ضرور رحمت ہے کہ ان میں حق دائر ہے ہر فریق اپنے کو حق پر یقین کرتا ہے مگر وہ دوسرے مذہب کو غلط و باطل نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کو صواب جانے گا محتمل خطا.... دوسرے مذہب کو محتمل صواب

اور ہر ایک دوسرے کو مثاب مانے گا۔ایسے مسائل جن میں ایک صحیح دوسرا یقیناً غلط و باطل، یہ اختلاف رحمت نہیں نراز حمت۔ بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت کے لوگوں کا حال ہی ان صاحب کو معلوم ہوا، ہندوستان وپاکستان پھر اور ممالک سب کا حال انھیں کیونکر معلوم ہو گیا، لاہور، دہلی اور کراچی کے دو چار چھ لوگوں کا حال معلوم ہوا کہ وہ جواز کے قائل ہوئے ان کی طرح اور ملک و بیرون ملک کے سارے علماء کا علاوہ بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت کے علماء کے کیسے جانا پھر اگر بے تحقیق ایک رائے بہت سے ہر چار طرف کے ملک بھر کے اور بیرون ملک کے قائم کرلیں اور بعض محققین از روئے تحقیق اس کا خلاف ثابت کریں تو ظاہر ہے کہ جنھوں نے بے تحقیق کیے رائے قائم کی اور جواز یا ناجوازی کا قول کیا وہ قول محقق کے آگے کیا وقعت رکھے گا جو محقق قول ہے وہ ہی مقبول ہو گا غیر محقق مردود ہو گا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ جو عمل افعال نماز سے نہیں جب کثیر ہو گا تو وہ مفسد نماز ہو گا، مائیکروفون میں آواز پہچاتے رہنا عمل کثیر نماز کے علاوہ عمل ہے اور کثیر لہذا مفسد اسے کون نہیں مانتا، دہلی والا ہو یا لاہور والا یا کراچی والا یا کہیں اور کا اور اگر ایک یا چند ایسے ہوں بھی تو اس کا خیال خام، نرا ناکام عند الخواص والعوام۔ لاؤڈاسپیکر کی آواز وہی امام کی آواز نہیں مماثل آواز امام لاؤڈاسپیکر کی آواز مثل آواز گنبد و چاہ ہے عین آواز امام نہیں اور مقتدی نماز میں غیر کی اتباع کرے یہ مفسد۔ اسے دہلی کا تسلیم نہیں کرتا یا لاہور کا یا کراچی کا اگر کوئی اس آواز لاؤڈاسپیکر کو امام کی آواز خیال کرتا ہے تو اس کا خیال محض غلط ہے۔

(۲) مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کی دونوں حرم میں وہابی عقیدے کے امام ہیں دونوں جگہ دوکان دوکان ریڈیو کے گانے ہوتے رہتے ہیں، دونوں جگہ کے داڑھیوں کی کیا بری گت بناتے ہیں دونوں جگہ ابن سعود کی بڑی بڑی تصویریں بازاروں میں دوکان دوکان لٹکی ہوئی ہیں۔ اللہ الھادی وھو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ

مسئلہ :- از جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائلپور

مرسلہ :- جناب مولانا مولوی سید زاہد علی صاحب!

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں لاوڈا سپیکر لگانا شرعا جائز ہے یا ممنوع ومکروہ ہے۔؟

الجواب :- وقت نماز لاوڈا سپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ ہو اگرچہ وہ ایسا ہو کہ خود آواز لے لیتا ہو اس میں آواز ڈالی نہ جاتی ہو اگرچہ تحقیق سے یہی ثابت ہو کہ اس سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ متکلم ہی کی آواز ہے۔ ایک مذہب اس میں یہ بھی ہے کہ وہ آواز غیر ہے اس کو مرجوح رکھا جائے، اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے دہن سے نکلی اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہوئی بے کسی اور قوت دافعہ کے کان تک پہنچی، اس کی وہی آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پا گئی اور اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے جو متحرک ہو کر پلٹی اس کا نہیں، جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹی ہے یا کنوئیں کی پلٹی ہوئی آواز یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے۔ آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے مسموع ہو اس پر سجدہ اسی لیے واجب نہیں ہوتا کہ اب یہ تو پلٹی ہوئی آواز ہے۔ یہ اگرچہ وہی دہن قاری سے نکلی ہوئی ہے مگر قاسر کے ٹکرانے سے یہ اس حیثیت کی نہ رہی اب قاسر کی ٹکر کی قوت سے کان تک پہنچی ہے یہ نہیں ہے کہ بجلی کی قوت سے فضا کی ہوائے قاسر جہاں تک دفع ہو گئی ہے بے کسی اور قاسر سے ٹکرائے ہوئے بے اس قاسر کی قوت دفع کے شامل ہوئے محض بجلی کے اس فعل سے کان تک پہونچی ہے۔ ھذا ماعندی والعلم بحق عند ربی وھو تعالی اعلم۔ اعلی حضرت قدس سرہ کی کوئی عبارت ایسی نہیں ہے جس سے یہ سمجھا جائے کہ اعلی حضرت قدس سرہ کے نزدیک محض لاوڈا سپیکر کی آواز پر انتقالات کرنے والے کی نماز درست ہے۔ واللہ تعالی اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ

تصدیقات حضرات علمائے کرام

ومفتیان ذوی الاحترام

(۱) هذاحکم العالم المطاع وماعلینا الاالاتباع

فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہٗ اشرفی جیلانی (محدث اعظم ہند)

(۲) الجواب صحیح۔

ثناءاللہ الاعظمی غفرلہٗ

(صدر مدرس ومحدث دارالعلوم مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی)

(۳) هذاالحکم حکم الشریعة وخلافه باطل عند الشریعة هاانا مجیب الاسلام۔

نسیم اعظمی خادم دارالعلوم مظہر اسلام، مسجد بی بی جی بریلی شریف

۲۶ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

(۴) لقد اصاب فیما اجاب واللّٰه ورسوله اعلم بالصواب جل جلالهٗ وصلی اللّٰه المولیٰ تعالیٰ اله واصحابه وسلم۔

فقیر عبیدالحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی دھانے پوری گونڈہ وارد حال پیلی بھیت شریف

(۵) الجواب صحیح واللّٰه ورسوله اعلم جل جلاله وصلی اللّٰه تعالی علیه وعلی اله وسلم۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم۔پی

(۶) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَاهُوَ بِالْهَزْلِ۔

فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ (خطیب وامام) جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ، بمبئی ۸

(۷) ۷۸۶/۹۲ هذا هو الحق المبين والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم۔

فقیر ابوالوجاہۃ عبید الضیا محمد وجیہ الدین قادری رضوی ضیائی امانی غازی پوری غفرلہٗ المولی القوی ذنبہ المعنوی والصوری

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ ضیائیہ پیلی بھیت ۲۸/صفر ۱۳۸۰ھ

(۸) الجواب صحیح۔

غلام محمد خاں غفرلہٗ، جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور نزیل بریلی شریف

(۹) الجواب صحیح۔

تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور۔

(۱۰) ۷۸۶/۹۲ الجواب هو الصواب بعون الملك الوهاب۔

محمد شمس اللہ صدیقی بستوی مقیم حال پیلی بھیت۔

(۱۱) هذا ما ظهر لی ایضا لعل الله یحدث بعد ذلك امرا۔

الفقیر محمد حبیب الرحمٰن القادری غفرلہٗ

(مجاہد ملت صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت)

(۱۲) واشهد بذلك ان الجواب كذالك۔

بندہ محمد حبیب حسن غفرلہٗ، مدرس مدرسہ جامعہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل

(۱۳) ۷۸۶/۹۲ الجواب صحيح۔ والله تعالى اعلم وعلمه اتم واحكم۔

محمد نذیر احمد قادری رضوی

صدر مدرس مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت شریف۔

(۱۴) الجواب صحیح۔

محمد جعفر غفرلہ، محلہ محمد واصل متصل امام باڑہ پیلی بھیت

(۱۵) ان ھذاالاھو الصواب ولہ الاجر والثواب۔

فقیر محمد مشاہد رضاخاں قادری برکاتی رضوی حشمتی عفی عنہ

(۱۶) الجواب ھوالصواب۔

عبدالعزیز عفی عنہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)

(۱۷) الجواب ھوالصواب واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

فقیر عبدالحکیم اشرفی پورنوی

۴ر ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

(۱۸) باسمہ تعالی حامداً ومصلیاًومسلماً!

الجواب صحیح والصواب۔

محمد رجب علی قادری غفرلہ

(مفتی نانپارہ ضلع بہرائچ)

(۱۹) الجواب صحیح۔

تحسین رضاخاں غفرلہٗ مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف

(۲۰) الجواب حق والحق احق ان یتبع۔

خواجہ مظفر حسین مظہری رضوی

مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف۔

(۲۱) الجواب صحیح والمجیب مثبت۔

خواجہ ابوالقاسم اشرفی مدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق

حضرات علمائے اہلسنت وجماعت کے فتاوے مبارکہ

فتوی از حضرت مولانا مولوی محمد آل حسن صاحب سنبھلی دام ظلہم العالی

بیشک نماز میں اس آلہ (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال مکبرین والی سنت متواترہ کو مٹا دینے کی وجہ سے بدعت سیئہ ہے اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

(محمد آل حسن اشرفی نعیمی سنبھلی غفرلہ العلی)

ھذا الجواب صحیح۔

سلامت اللہ اشرفی خادم جامعہ اشرفیہ کچھوچھ شریف

فتوی از حضرت مولانا مولوی سید محمد حسین صاحب مدظلہ العالی علی پور شریف

اگر مقتدی آلہ مکبر الصوت کی آواز پر تکبیر تحریمہ کی بنا اور نماز ادا کریں گے تو نماز فاسد واجب الاعادہ ہوگی۔ والتلقن من الغیر مفسد لامحالۃ (عنایہ)

تکبیرات امام کی تبلیغ کے لیے مکبرین مقرر کئے جائیں جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین سے ثابت ہے۔

سید محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیدان خلف الرشید امیر ملت مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

فتوی از حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب مدظلہ العالی گولڑہ شریف

نماز کے اندر امام کے واسطے ایسے آلہ (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال کرنا بدعت سیئہ ہے۔ مقرر ہے کہ نماز میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے امام کی آواز کو دور دراز تک پہنچانے کے لیے مقتدیوں سے (مکبر) ہونا ضروری ہے اگر کوئی شخص نماز میں غیر شامل

امام کی آواز مقتدیوں کو پہنچائے اور وہ اس آواز پر امام کے ساتھ اقتدا کریں تو ہرگز صحیح نہیں ہو گی۔

غلام محمد عفی عنہ گولڑہ شریف

فتویٰ از حضرت مولانا مولوی خاں محمد صاحب مدظلہ العالی تونسہ شریف

"ایسے آلات کا نماز میں استعمال اصلا جائز نہیں" (ملخصاً)

خاں محمد عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف

فتویٰ از حضرت مولانا مولوی عبد المنان صاحب مدظلہ العالی لاہور

لاؤڈ اسپیکر سے پیدا شدہ آواز پر امام کی اقتدا کرنے والے کی نماز ادا نہ ہو گی اور جب اس کی آواز سے فائدہ اٹھانے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی، فاسد یا باطل ہو جاتی ہے تو واجب ہے کہ اس آلہ کو جمعہ و عیدین وغیرہ میں استعمال کر کے نمازوں کو فاسد و برباد نہ کیا جائے۔ ورنہ امام و متولی و مجوز و معاون سب گنہگار ہوں گے۔ اور ان کے دیکھا دیکھی واسطہ در واسطہ قیامت تک جتنے لوگ اس فعل نامشروع برباد کنندہ نماز کا ارتکاب کریں گے ان سب کا گناہ بھی ان پر ہو گا اور مرتکبین کے گناہ میں سے کچھ بھی کمی نہ ہو گی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیئا۔

(رواہ مسلم، مشکوۃ جلد اول ص:۲۹)

عبد المنان مدرس و خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور۔

فتویٰ از حضرت ضیغم سنیت مولانا مولوی مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب مدظلہ العالی بمبئی۔

لاؤڈ اسپیکر کی آواز تحقیق (صفحہ :۱) سے ثابت ہوئی لہذا لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کرنے

والے کی نماز سرے سے باطل ہے۔ واللہ تعالی ورسولہ اعلم

فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی

غفرلہٗ ربہ خطیب جامع مسجد اہلسنت مدن پورہ بمبئی ۸

فتوی از حضرت مولانا مولوی محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی اجمیر شریف

آلۂ مکبر الصوت (لاوڈ اسپیکر) کا استعمال نماز میں جائز نہیں نہ تکبیر مکبرین کی سنت کے قائم مقام یہ آلہ ہو سکتا ہے۔

محمد رفیع الدین دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

دو فتوے از حضرت صدر الشریعۃ مولانا مولوی مفتی حکیم شاہ امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ

سوال اول:- بمبئی کے اندر مسجد میں ریڈیو (لاوڈ اسپیکر) پر خطبہ سنایا جاتا ہے جماعت بھی ہوتی ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب:- آلۂ مکبر الصوت (لاوڈ اسپیکر) سے خطبہ سننے میں کوئی حرج نہیں مگر اس کی آواز پر رکوع سجدہ کرنا مفسد نماز ہے۔ واللہ تعالی اعلم

(فتاوی امجدیہ جلد اول، ص: ۱۹۰)

سوال دوم:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عیدگاہ میں نماز یا خطبہ عید کے لیے محراب میں یا ممبر پر مائیکروفون (آلہ مکبر الصوت) لاوڈ اسپیکر لگانا جائز ہے یا نہیں، لگانے والا شرعی مجرم ہے یا مستحق ثواب۔ امام عید کا آلہ مذکور پر نماز پڑھنا یا ممبر پر اپنے سامنے لگا کر خطبہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تو ایسا کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا؟

جواب:- خطبہ کی حالت میں آلۂ مکبر الصوت (لاوڈ اسپیکر) لگانے میں کوئی

حرج نہیں مگر نماز کی حالت میں امام کا اس آلہ کو استعمال کرنا درست نہیں اس آلہ کے ذریعہ سے جن لوگوں نے تکبیرات کی آواز سن کر رکوع و سجود کیا ان کی نمازیں نہیں ہوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی امجدیہ جلد اول، ص:۱۹۰)

فتوی از حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی شاہ محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم .نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

اس آلہ (لاؤڈاسپیکر) کے استعمال میں امام کے لیے شغل بھی ہے اور تکبیر مکبرین کی سنت بھی بظاہر موقوف نظر آتی ہے اس لیے اس کو نماز میں استعمال نہ کیا جائے۔

کتبہ

العبد المعتصم بحبل الدین محمد نعیم الدین المراد آبادی غفرلہ

چند فتاوے

از حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد اجمل صاحب مفتی سنبھل مدظلہ العالی

مسئلہ :- از پیلی بھیت، محلّہ منیر خاں مرسلہ فقیر محمد عمران قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ، مرتب کتاب ہذا۔

مورخہ ۲۲؍ صفر المظفر ۱۳۷۵ھ یوم دوشنبہ مبارکہ

پہلا فتوی: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دامت برکاتہم القدسیہ مسائل ہذامیں؟

(۱) لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہو توامام ومقتدی سب کی نماز ہوگی یا نہیں اگر نہیں توکس بناپر نیز اذان واقامت لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز ہے یا نہیں اگر نہیں توکس بنا پر؟

(۳) گراموفون سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں؟

(۴) لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں؟

الجواب:- امام ومقتدی کے درمیان تکبیرات وغیرہ کی آواز پہنچانے کے لیے لاؤڈ اسپیکر ایک واسطہ ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ان کا غیر ہے ان کی نماز میں شریک نہیں تو مقتدی کی نماز کی بنا ایسی چیز پر لازم آئی جو ان کا غیر ہے اور خود نمازی نہیں لہذا مقتدی نے قول غیر پر عمل کیا جو مفسد صلوۃ ہے۔ رد المحتار میں اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد ایضا کمافی البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من لیس فی صلا ته۔[1] تو لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر جو لوگ اقتدا میں ارکان نماز ادا کریں گے ان کی نماز ہی نہ ہوگی۔ اب باقی رہی یہ تحقیق کہ لاؤڈ اسپیکر اور

---

[1] جلد دوم، ص: ۳۸۱ مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند

گراموفون میں جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم اور قرع اول ہی ہے یا نہیں۔ تو اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان سے عین آواز متکلم بھی سنی جاتی ہے تو اس سے تو کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آواز متکلم پر برقی طاقت کی آواز کا شمول اصل آواز متکلم سے کئی گنا زائد ہے۔ اس کا ثبوت ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز اس قدر دور تک پہنچ جاتی ہے کہ اصل آواز متکلم اتنی دور تک ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔ اسی غلبہ کی بنا پر اس آواز کی نسبت لاؤڈ اسپیکر یا گراموفون کی طرف کردی جاتی ہے اور ہر سننے والا بے تکلف کہتا ہے کہ یہ لاؤڈ اسپیکر یا گراموفون کی آواز ہے اور یہ آلات اس آواز کو اپنی کیفیات کے ساتھ اس قدر مکیف کردیتے ہیں کہ کبھی اصل متکلم کی آواز کا امتیاز مٹ جاتا ہے اور پہچان میں نہیں آتا کہ کون بول رہا ہے تو ان آلات کے ان تصرفات کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ ان آلات سے عین آواز متکلم میں زبردست اضافہ اور بین فرق پیدا ہوگیا تو اس آواز کو گنبد کی آواز سے مشابہت پیدا ہوگئی اور کتب فقہ میں ہے کہ گنبد کی آواز پر نہ سجدۂ تلاوت واجب نہ اقتدا صحیح۔ اور اب استعمال کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان آلات میں عین آواز متکلم اپنی اصلیت پر باقی نہیں رہتی اور قرع اول باقی نہیں رہتی بلکہ آواز بازگشت ہوجاتی ہے تو اس بنا پر اقتدا ہی صحیح نہیں ہے۔ رہی امام کی نماز تو اس کے لیے یہ وجہ فساد تو نہیں ہے مگر وہ بھی کراہت سے خالی نہیں کہ اس آلہ سے نماز کے شغل خاص میں خلل پیدا ہوتا ہے جو کراہت مستلزم ہے۔ رہا اذان واقامت وخطبہ کا حکم تو ان میں اگرچہ نماز کے سے احکام نہیں لیکن ان میں اس آلہ کا استعمال خلاف اولی ضرور قرار پائے گا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

(۲) زید کہتا ہے کہ پیلی بھیت، بریلی، کانپور، مراد آباد میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھنے کو علمائے کرام صرف انھیں چار شہروں کے منع کرتے ہیں اور بمبئی، لاہور، کراچی اور پشاور وغیرہ تمام پاکستان اور مدینہ طیبہ، مکہ معظمہ میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز

پڑھنے کو وہاں کے علماء منع نہیں کرتے ہیں ان تمام شہروں میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھی جاتی ہے صرف مذکورہ بالا چار شہر پیلی بھیت، بریلی، کانپور اور مراد آباد میں لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دیکر بمبئی، کراچی وغیرہ تمام پاکستان مدینہ طیبہ، مکہ معظمہ وغیرہ کے علمائے کرام کے خلاف فتوی صادر فرماکر وہاں کے علماء کی مخالفت کرتے ہیں اگر واقعی لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہیں ہوتی ہے تو پھر وہاں کے علماء منع کیوں نہیں کرتے حالانکہ پاکستان میں حکومت بھی اسلامیہ ہے۔ شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:- زید کا یہ دعوی ہی غلط و باطل ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے نماز جماعت پڑھنے کو صرف چار شہر پیلی بھیت، بریلی، مراد آباد اور کانپور کے علماء منع کرتے ہیں اور بمبئی، لاہور، کراچی اور پشاور، تمام پاکستان، مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ کے علماء منع نہیں کرتے بلکہ اس کو جائز جانتے ہیں۔ ہاں زید کا یہ دعوی اس وقت صحیح ہوتا کہ وہ علماء بمبئی، پاکستان، حرمین شریفین کے جواز کے فتوے پیش کرتا۔ اور جب وہ ایسا کوئی فتوے پیش نہ کرسکا تو اس کا یہ دعوی بغیر ثبوت ہو جو قابل قبول نہیں۔ اور فی الواقع اگر اس کے جواز کا کوئی فتوی ہوتا تو اس کا علم ہوتا، نظر کے سامنے گزرتا لیکن میں نے تو ابھی تک کسی سے سنا بھی نہیں کہ کسی مفتی نے اس کے جواز پر فتوی دیا ہو۔ دیو بندی جماعت ایسے فتوے لکھنے میں سبقت کیا کرتی ہے لیکن ابھی تک انھوں نے بھی اس کے جواز کا کوئی فتوی نہیں لکھا، بلکہ اس کے خلاف فتاوے دیو بندیہ میں یہ فتوی چھپا ہوا موجود ہے۔

نماز جماعت میں آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال امام کی تکبیرات اور قرات کو عام مقتدیوں تک پہنچانے کے لیے کرنا بالکل ناجائز ہے اور جو لوگ تکبیر تحریمہ اس آلہ کی آواز پر کریں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی الخ

(فتاوی دیو بند۔ ج :۸، ص: ۷۰)

اور اسی طرح مفتیان مظاہر العلوم سہارنپور اور مفتیان ڈھابیل ضلع سورت و مفتیان مدرسہ فتحپوری و مدرسہ امینیہ دہلی نے نماز جماعت میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

ناجائز اوراس کی آواز پر اقتدا غلط اور نماز مقتدی فاسد قرار دی ہے۔اور مفتی دہلی حضرت مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتحپوری نے تواس کے عدم جواز پر ایسا مبسوط فتوی دیا جو رسالہ ہو گیا جس کا نام ”قصد السبیل“ ہے اس میں یہ ہے ”اور یہ ظاہر ہے کہ یہ آلہ امام اور مقتدیوں کا غیر ہے اور امام کا غیر مقتدی کے قول پر اور مقتدی کا غیر امام کے قول پر عمل کرنا مفسد صلوۃ ہے۔پس آلہ کی آواز پر جو لوگ ارکان نماز ادا کریں گے ان کی نماز نہ ہو گی (قصد السبیل۔ ص:۱۰) اب اس سے زید کا یہ دعوی غلط ہو گیا کہ صرف چار شہروں پیلی بھیت، بریلی، مراد آباد اور کانپور کے علماء منع کرتے ہیں۔ رسالہ ”امانت الاسلام“ جو کراچی میں شائع ہوا ہے اس میں ہندوستان کے شہروں سے دہلی ،سہارنپور ،دیوبند، ڈھابیل ضلع سورت ،اجمیر شریف ،کچھوچھہ شریف، بھاولپور، مراد آباد،امروہہ اور تھانہ بھون کے فتوے چھپے ہیں جس میں اس کو منع کیا گیا ہے تو زید کا جھوٹ کس قدر ظاہر ہو گیا۔ کہ صرف چار شہر کے علماء منع کرتے ہیں۔اس طرح اس کا یہ کہنا بھی افترا اور جھوٹ ہے کہ تمام پاکستان کے علماء اس کو جائز جانتے ہیں ۔اسی رسالہ ”امانت الاسلام“ میں ملتان ،تونسہ شریف، علی پور سیدان، گولڑہ شریف، لاہور، کراچی، جالندھر، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی اور لائلپور کے مفتیوں کے فتوے مطبوعہ موجود ہیں۔ بلکہ مفتی پاکستان اور ۷۵ مفتیوں کے فتوے چھپ چکے جن میں انھوں نے اس کو منع کیا اور مفسد نماز قرار دیا۔تو زید کا یہ دعوی کہ لاہور، کراچی وغیرہ تمام پاکستان کے علماء اسکو منع نہیں کرتے، کس قدر صریح جھوٹ اور جیتا افترا اور کھلا ہوا بہتان ہے۔اب باقی رہا اس کا حرمین شریفین کا نام لینا تو یہ بھی علماء حرمین پر افترا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کوئی جواز کا فتوی ابھی تک نظر سے نہ گزرا،نہ سماعت میں آیا،اب رہا زید کا ان مقامات کے عمل کے استدلال کرنا تو عمل عوام ناجائز چیز کو جائز نہیں کر دیتا ہے۔ کتنے ناجائز امور عوام کے معمول ہیں تو وہ محض عمل عوام کی بنا پر جائز نہیں ہو جاتے پھر زید کی ایک زبردست جہالت یہ ہے کہ پاکستان میں

حکومت اسلام ہے وہاں کے علماء نے کیوں نہیں کیا، اس نادان سے پوچھو کہ مفتیان پاکستان نے اس کی ممانعت میں فتوے لکھ دیئے، رسالے چھاپ دیئے، تو پھر منع کرنا کس طرح ہوتا ہے۔ ہم نے جو رسالہ "امانت الاسلام" کا نام پیش کیا ہے اس میں اکثر فتاوی علماء پاکستان ہی کے ہیں، اب آفتاب سے زیادہ طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ علماء بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت اور کانپور نے جس طرح لاؤڈ اسپیکر سے نماز جماعت کو منع کیا اسی طرح بکثرت علماء ہندوستان و مفتیان پاکستان نے بھی اس کو منع کیا، حتی کہ دیوبندی جماعت نے بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔ تو زید سخت لغو گو، کذاب، افترا پرداز ثابت ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کو قبول حق کی توفیق دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۳) زید یہ کہتا ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ میں جو نماز لاؤڈ اسپیکر سے ہوتی ہے وہ جس صورت سے وہاں پر ہوتی ہے وہ جائز اور نماز صحیح ہوتی ہے یعنی وہاں کے لاؤڈ اسپیکر بہت زیادہ قیمت کے ہوتے ہیں اور وہاں امام کے گلے میں ایک ہارن جو ہار کی شکل میں ہوتا ہے پڑا ہوتا ہے اور وہ کئی ہزار روپے کی قیمت کا ہوتا ہے یہاں کے لاؤڈ اسپیکر اس قیمت کے نہیں ہوتے جس قیمت کا وہاں پر وہ ہار ہوتا ہے اور وہ امام گردن میں ڈال کر نماز پڑھاتا ہے یہاں پر یہ نہیں ہے لہذا وہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر پر جائز و صحیح اور یہاں پر صحیح نہیں ہوتی لاؤڈ اسپیکر پر نماز اسی وجہ سے یہاں کے علماء منع کرتے اور ناجائز قرار دیتے ہیں اور وہاں پر وہاں کے علماء منع نہیں فرماتے، ناجائز قرار نہیں دیتے کہ وہ طریقہ نماز صحیح ہونے کا ہے شرعا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔؟

جواب:- زید کا یہ قول بھی انتہائی لغو وسراسر باطل ہے، لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہ حرمین شریفین میں صحیح ہے نہ غیر حرمین میں۔ حکم شرع مقامات کے بدل جانے سے نہیں بدل سکتا، نہ لاؤڈ اسپیکر کا زائد قیمتی ہونا اور کم قیمت ہونا شرعا فرق کر سکتا ہے۔ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر جس طرح یہاں مکلّف انسان نہیں، اسی طرح وہاں

بھی نہیں، جس طرح یہاں نمازی نہیں وہاں بھی نہیں، جس طرح یہاں آواز پہچانے کا آلہ ہے وہاں بھی اسی طرح ہے، یہاں اس کی آواز پر جس طرح نماز نہیں ہوتی وہاں بھی نہیں ہوتی، یہاں اقتدا کے لیے جو علت فساد ہے وہاں بھی وہی علت فساد ہے تو اب زید کا یہاں کے لاؤڈ اسپیکر میں اور وہاں کے لاؤڈ اسپیکر میں فرق کرنا جہالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔اس کا کئی ہزار روپے کا قیمتی ہونا یا امام کے گلے میں بشکل ہار لٹکا دینا کیا اس کی حقیقت بدل دے گا۔اس کو از قسم معدنیات سے مکلّف انسان بنا دے گا۔حاصل یہ ہے کہ یہ سب زید کی جہالات ہیں۔حکم شرعی وہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کا نماز جماعت میں لگا دینا حرمین اور غیر حرمین ہر مقام پر ناجائز و نادرست ہے۔اور مقتدی کی نماز کا مفسد ہے۔ مولی تعالی زید کو ہدایت فرمائے اور باطل کی حمایت سے حفاظت فرمائے۔

والله تعالی اعلم بالصواب

(۴) زید کہتا ہے کہ بعض لاؤڈ اسپیکر اس قسم کے ہوتے ہیں جو بولنے والے کی بعینہ آواز (اصل آواز) کیش یعنی کھینچ کر دور تک پہنچاتے ہیں لہذا ایسے لاؤڈ اسپیکر سے اگر نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدیوں کی نماز بلا کراہت جائز و صحیح ہو گی کیونکہ مقتدی جو لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع و سجود کریں گے یہ آواز در حقیقت امام ہی کی آواز ہو گی، لہذا مقتدیوں نے امام کی بعینہ آواز پر اقتدا کی اس لیے نماز صحیح و درست ہوئی کہ لاؤڈ اسپیکر نے امام کی اصل آواز مقتدیوں تک پہنچائی ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا قول شرعا صحیح ہے یا نہیں، کیا حکم شرعی ہے۔بینوا توجروا؟

جواب:- تقریروں میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے یہ ثابت ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر سے قرع منتقل نہیں ہوتا جیسے گراموفون میں قرع اول کا انتقال نہیں ہوتا بلکہ اس سے آواز بازگشت پیدا ہوتی ہے اور برقی طاقت کی بنا پر اس کا احساس مشکل ہو جاتا ہے۔اور جب یہ حقیقت ہے تو اس میں بعینہ اصل آواز امام کا انتقال نہیں ہوا تو اب آواز اسی لاؤڈ اسپیکر کی ہوئی، اس لیے تو اس کی آواز سن کر ہر شخص یہی کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر بول

رہا ہے، میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز سن رہا ہوں، سنو لاؤڈ اسپیکر کی آواز آرہی ہے، تو آواز کی نسبت اسی آلہ کی طرف جاتی ہے۔ پھر جب یہ آواز اس آلہ ہی کی ہوئی تو یقیناً یہ آلہ غیر امام ہے اور غیر نمازی ہے۔ لہذا جب مقتدی نے اس آلہ کی آواز پر اقتدا کی تو اس نے غیر امام ہی کے قول پر تو عمل کیا اور غیر نماز کے واسطہ سے ارکان نماز ادا کئے اور یہ امور مفسد صلوۃ مقتدی ہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

وکذا الاخذ ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد[۱]

تو اب قول زید کا غلط و باطل ہونا ظاہر ہو گیا اور مقتدی کی نماز کا غیر صحیح و نادرست ہونا ثابت ہو گیا۔

اور اگر فرض کر لیجئے کہ اس آلہ میں بعینہ اصل آواز امام ہی منتقل ہوتی ہے لیکن یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ امام کی آواز ہوا میں متکیف ہو کر اس آلہ میں پہنچی اور اس آلہ نے اگلی ہوا میں نیا تموج پیدا کیا تو اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ہی تو قرار پایا، تو اب اس آواز کی نسبت اس آلہ لاؤڈ اسپیکر کی طرف ضرور کی جائے گی، نیز امام کی آواز جہاں تک پہنچتی اس آلہ نے اس میں اتنا تصرف کیا کہ اب وہ آواز اس مقام پر بھی پہنچا دی جہاں اصل آواز امام کسی طرح پہنچ نہیں سکتی تھی۔ تو اس لاؤڈ اسپیکر کا اتنا تصرف تو ناقابل انکار ہے اور جب لاؤڈ اسپیکر کا یہ تصرف تسلیم ہے اور اس آواز کی نسبت لاؤڈ اسپیکر کی طرف صحیح ہے تو پھر وہی نتیجہ نکلا کہ مقتدی کے حق میں غیر امام کا تصرف اور آواز واسطہ بنی، تو مقتدی کی نماز کے فاسد ہو جانے کے لیے اسی قدر کافی ہے جیسا کہ عبارت ردالمحتار سے ثابت ہو چکا۔ لہذا زید کا قول ہر طرح غلط ثابت ہو گیا اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مقتدی کی نماز کسی طرح صحیح و درست ثابت نہ ہو سکی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۵) جو لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھائے اور جو پڑھوائیں اور پڑھیں وہ سب مجرم شرعی اور گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

---

[۱] جلد دوم، ص: ۳۸۱

جواب:- جب لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سے اقتدا ہی صحیح نہیں اور مقتدی کی نماز ہی ادا نہیں ہوتی تو جو اس سے نماز پڑھائے اور جو پڑھوائیں اور جو پڑھیں وہ سب شرعا مجرم و گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ المعتصم بذیل سید کل نبی مرسل
العبد محمد اجمل غفرلہ اللہ عز وجل
مفتی مدرسہ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل
۲۷/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۵ھ

فتوی از حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی قاری شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ عنہ

از دفتر انجمن اشاعت الحق بازار سدانند بنارس، مرسلہ حاجی عبد الغفور صاحب،
ہمارے سنی حنفی علماء کثرہم اللہ تعالیٰ وبقی ہم الی یوم الجزاء۔
مندرجہ ذیل سوال کا جواب از روئے شرع مطہرہ مدلل عنایت فرمائیں۔ وہ یہ کہ پیکر (لاؤڈاسپیکر) پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہوتی ہے یا نہیں۔
زید کہتا ہے کہ پیکر (لاؤڈاسپیکر) پر نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز نہیں ہوتی۔ بکر کہتا ہے کہ پیکر (لاؤڈاسپیکر) پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے، یہ کہنا غلط ہے کہ نماز پیکر (لاؤڈاسپیکر) پر نہیں ہوتی اس لیے کہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہ میں پیکر (لاؤڈاسپیکر) ہی پر نماز ہوتی ہے کیا وہاں علماء کرام نہیں ہیں ہم نے خود مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں پیکر (لاؤڈاسپیکر) پر نماز پڑھی ہے اور لکھو مسلمان کو پیکر پر نماز پڑھتے دیکھا ہے جس میں علماء بھی نماز پڑھتے ہیں، تحقیق طلب یہ ہے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا۔ بینوا توجروا۔ سیف الرحمٰن

جواب:- اللّٰهم هداية الحق و الصواب۔ فقیر کو جو کچھ تحقیق ہے وہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے جو مسموع ہوتی ہے وہ اصل متکلم کی صوت نہیں بلکہ صدا ہے اور حضرت سید المفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب دام ظلہم العالی نے بھی بمبئی میں بماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ اپنی تحقیق یہی بیان فرمائی اور اس وقت وہاں اور جو اکابر علمائے اہلسنت مثل حضرت مخدومی مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب مارہروی و حضرت معظمی مولانا السید محمد المحدث الاعظم کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ و مجاہد ملت مولانا محبوب علی خاں صاحب نصرہم المولی تعالی تشریف فرما تھے سب نے اس کی تصدیق فرمائی جس کی کھلی ہوئی روشن دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سے اصل متکلم کی صوت بھی سنتا ہو اور لاؤڈ اسپیکر کے کسی ہارن کا منھ بھی اس کی طرف ہو تو وہ اصل متکلم کی صوت کو اور ہارن سے نکلی ہوئی صدا کو علاحدہ علاحدہ متمایز و متغایر طور سنے گا جیسا کہ ہارن کا مشاہدہ ہے جب یہ صدا ہے تو صدا ہی کے سب احکام اس پر مرتب ہوں گے جس طرح صدا کی اقتدا بحکم شریعت مطہرہ صحیح نہیں اسی طرح لاؤڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز کی اقتداء بھی شرعاً باطل ہے نماز میں اس آلے کا استعمال شرعاً حرام اور ناجائز اور موجب بطلان نماز مصلیان ہے نماز کے خطبے میں بلاضرورت و بے حاجت ہونے کے سبب مکروہ تنزیہی و خلاف اولی ہے۔ اور وعظ و میلاد شریف کی محافل میں بلا تکلف جائز ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں آج کل ہماری شامت اعمال کے سبب حکومت نجدیہ کا تسلط ہے اس نے وہاں ظلماً جبراً جوراً جو حرام و ناجائز امور مثل حرم مساجد مقدسہ مزارات مطہرہ و محو مشاہد متبرکہ وغیرہا رائج کیے اور وہاں کے حقانی علمائے اہلسنت ازالۂ منکرات سے اپنی حد وسعت و استطاعت کے اندر دریغ نہیں کیا، بکر کیا ان تمام امور محرمہ شنیعہ قبیحہ کو بھی اپنی اسی بیہودہ دلیل ذلیل سے جائز و روا بتانے کے لیے تیار ہو جائے گا۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

جس کو اس مسئلے کی تفصیل دیکھنی ہو وہ فقیر کے رسالہ مسمی بنام تاریخی "القول الازہر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر" کا مطالعہ کرے۔

واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہ ربہ تعالیٰ وحفظہ

۵ ماہ فاخر ربیع الاخر شریف ۱۳۷۹ھ جمعہ مبارکہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

الجواب ہو الموافق الصواب۔

فقیر محمد مشاہد رضا خاں قادری رضوی حشمتی عفی عنہ
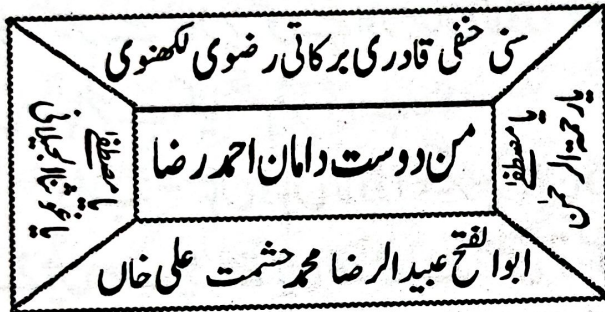
فتویٰ از حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد رفاقت حسین صاحب مفتیٔ کانپور مد ظلہ العالی

مسئلہ:- از پیلی بھیت محلہ منیر خاں مرسلہ حافظ محمد عمران مصطفوی غفرلہ

مورخہ ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۷۵ھ جمعہ

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین دامت برکاتہم مسائل ہذا میں کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا جبکہ جائز نہیں تو جو امام لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھائے اور جو پڑھیں یا پڑھوائیں وہ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

جواب:- امام اگر لاؤڈ اسپیکر کا پابند نہیں یعنی اپنی آواز اس تک پہنچانے میں فعل کثیر کا مرتکب نہیں تو جو لوگ امام کی آواز پر اقتداء کریں گے ان کی نماز ہو جائے گی اور جو مکبر الصوت کی صدا پر اقتداء کریں گے ان کی نماز نہ ہو گی، اس جرم میں پڑھنے والے، پڑھانے اور پڑھوانے والے سب ماخوذ ہوں گے۔

(۲) جمعہ، الوداع یا عیدین میں صرف خطبہ لاؤڈاسپیکر سے پڑھنااور نماز بغیر لاؤڈاسپیکر کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- ایسا کر سکتے ہیں۔

(۳) زید یہ کہتا ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں لاؤڈاسپیکر پر نماز ہوتی ہے وہاں کے علماء نیز ہندوستان سے جو علماء حج کرنے کو جاتے ہیں وہ وہاں پر لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھتے ہیں بلکہ بعض لوگ آپ کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ مولانا مولوی شاہ محمد رفاقت حسین صاحب دام فیوضہم النوری نے بھی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ میں لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھی ہے اور یہاں لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھنے کو منع کرتے ہیں کیا وہاں پر جائز ہے، کیا حکم شرعی ہے۔؟

جواب:- ہاں وہاں لاؤڈاسپیکر پر اذان و نماز ہوتی ہے، یہ غلط ہے کہ جتنے علماء جاتے ہیں سب پڑھتے ہیں اور میرے متعلق تو کسی معاند نے کہا میں بحمدہ تبارک وتعالی وبعون حبیبہ علیہ الصلوۃ والسلام نماز پنجگانہ اپنی مستقل جماعت سے ادا کی اور بحمدہ تعالی جمعہ بھی مستقل ادا کرتا رہا۔ حکومت سعودیہ کے سوال پر کہ تم لوگ ہماری اقتداء کیوں نہیں کرتے جواب دیا گیا کہ عملاً و اعتقاداً اختلاف کی وجہ سے اقتداء نہیں کرتے، پھر سوال کیا عملاً کیا اختلاف ہے جواب دیا، آپ لوگ لاؤڈاسپیکر پر نماز پڑھتے ہیں ایسی صورت میں ہم احناف کے نزدیک اقتداء جائز نہیں، پھر اعتقاد اختلاف معلوم کیا جواب دیا کہ آپ کے عقائد ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد ہیں جو کفریہ ہیں اور ہم نے خود سنا کہ آپ کے امام صاحب قصیدہ بردہ شریف کو مشرک کہتا ہے ان کفریات کی موجودگی میں اقتداء صحیح نہیں۔ بحمدہ تعالی اس کے بعد بھی ہم لوگوں نے کبھی اس کی اقتداء نہیں کی۔ فقط

فقیر رفاقت حسین غفرلہٗ
احسن المدارس قدیم کانپور

مدرسہ احسن المدارس قدیم
نئی سڑک کانپور

فتویٰ از حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ غلام محمد صاحب مدظلہ العالی ناگپور

مسئلہ :- از پیلی بھیت فقیر محمد عمران قادری رضوی مصطفوی غفرلہ محلہ منیر خاں۔ یکم صفر المظفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ ۲۶ر جولائی ۱۹۶۰ء

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین مفتیان شرع متین دامت برکاتہم القدسیہ مسائل ہذا میں کہ مجمع کثیر ہونے کے سبب سے جمعہ و عیدین کی نماز میں کہ اس خیال سے اگر لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھادی جائے کہ تمام مقتدیوں تک امام کی آواز پہنچ جائے اور اگر مکبرین کا انتظام کیا جاتا ہے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ مقتدی رکوع میں تو کچھ سجدے میں اور کچھ قیام میں تو کچھ رکوع میں کچھ سجدے میں تو کچھ قعدے میں ہوتے ہیں جس سے ارکان نماز صحیح طور پر ادا نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے اس کا سدباب ہو جاتا ہے اور ارکان نماز بھی صحیح طریقہ پر ادا ہوتے ہیں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الملک الوہاب :- جمعہ و عیدین میں مقتدیوں کی غلطی عموماً ان کی اور مکبرین کی بے توجہی اور مسائل سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پر بھی ان ہی غلطیوں کا امکان ہے تکبیرات عیدین میں مقتدی بجائے ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دینے کے رکوع بلکہ سجود سے فارغ ہو سکتے ہیں۔

(۲) زید کہتا ہے کہ دنیوی کاموں میں ہم لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کر کے اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، مثلاً بیاہ شادی اور سیاسی جلسے وغیرہ تو کیوں نہیں اس سے دینی کاموں میں فائدہ حاصل کیا جائے، مثلاً نماز خطبہ اذان اور میلاد شریف وغیرہ اور آواز بازگشت سے اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز۔ سے کوئی نسبت نہیں کیونکہ آواز بازگشت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور لاؤڈ اسپیکر سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لہذا زید کے اس قول کا کیا جواب ہے ؟

جواب :- دنیوی کاموں میں جب لاؤڈ اسپیکر سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے تو بے شک دینی امور میں بھی فائدہ اٹھایا جائے گا مگر وہیں تک جہاں تک کہ شرع شریف

اجازت دیتی ہے، اذان و خطبہ و میلاد شریف اعلان و تبلیغ کی صورتیں ہیں بالفاظ دیگر یہ توجہ الی الخلق ہے لہذا اس میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ اس میں دینی فوائد کا قوی و دو چند ہو جانا ممکن ہے مگر نماز کے لیے اجازت نہیں دی جاسکتی کہ یہ خاص توجہ الی اللہ تعالی ہے۔ خود شرع شریف نے نماز میں توجہ الی اللہ کا بہت زیادہ لحاظ رکھا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کی چیں چیں، بھوں، بھوں کبھی آواز کا تیز کبھی باریک ہو جانا کبھی سمع خراش و دلآزار گھڑ گھڑاہٹ کبھی بند ہو جانا کثیر الوقوع ہے جو توجہ الی اللہ سے سخت مانع ہے جس سے شرع شریف نے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے نہ کہ الٹا سامان مہیا کر لیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت سیدنا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا فاخبرنی عن الاحسان یعنی یارسول اللہ ارشاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان تعبد اللّٰہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراك" مطلب یہ کہ احسان خدائے قدوس کی اس طرح عبادت کرنا ہے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حال پیدا نہ ہو تو یہ حالت ہو کہ تو تصور کرے کہ اللہ تعالی تجھے دیکھ رہا ہے۔ خدائے قدوس کو دیکھنے کے حال میں جو ہیبت و تعظیم و اجلال و خشوع و خضوع و حیاء و شوق و محبت و انجذاب ہو سکتا ہے وہ تو ظاہر ہے اور یہ مقام اعلی ہے اس سے کم تر مقام فانه یراك میں جو عام نمازیوں کا حال ہونا چاہیے اس کے متعلق اسی حدیث شریف کی شرح میں حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی "اشعۃ اللمعات شریف" میں فرماتے ہیں:

"دریں صورت نیز خوف و خشیت و احتیاط در حرکات و سکنات و ضبط و رعایت افعال و احوال و ادب و طمانیت و عدم التفات بہ یمین و شمال لازم حال خواہد بود چنانکہ در حضرت بادشاہی کہ حافظ و رقیب و مشاہد احوال او ست استادہ باشد مجال بے قیدی و ترک ادب بروے تنگ گردد"

اسی میں آگے ارشاد فرمایا:

"و در نماز افضل عبادات و اکمل قربات ست محاذاتی معنوی بقدس ذات الہی تعالی

شانہ است کہ باطن بنورانیت آں منوری گردد کہ کیفیت آں جزبذوق نتواں یافت رزقنا اللہ تعالیٰ"

ملاحظہ فرمائیں کہ نماز میں بندوں سے کن حالات کا مطالبہ ہے اسی خشوع وخضوع اور شوق و محبت کی رعایت کا نماز میں لحاظ تھا جو رسولنا الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذاوضع عشاء احدکم واقیمت الصلوۃ فابدو بالعشاء ولایعجل حتی یفرغ منہ (بخاری و مسلم از مشکوۃ۔ ص:۹۵)

یعنی جب تم میں سے کسی کا کھانا تیار رکھا ہو اور نماز کے لیے اقامت کہدی جائے تو پہلے ابتداء کھانے سے کرو اور نماز کے لئے عجلت نہ کرو یہاں تک کہ تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔

حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"تا باعث بر شغل باطن نہ گردد" (اشعۃ اللمعات جلد اول ص:۴۶۱)

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہوا:

لاصلوۃ بحضرۃ طعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان

(مسلم از مشکوۃ۔ ص:۹۶)

یعنی جب کھانا سامنے ہو یا اسے بول و براز کی حاجت ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھی جائے۔ در مختار میں ارشاد فرمایا:

وعندمدافعۃ الاخبثین اواحدھما اولریح ووقت حضور طعام تاقت نفسہ الیہ و کذا کل مایشغل بالہ عن افعالھا ویخل بخشوعھا

یعنی بول و براز یا ان دونوں میں سے ایک یا ریح کے غلبہ کے وقت اور جب کہ کھانا موجود ہو اور نفس کو کھانے کا اشتیاق ہو تو نماز مکروہ ہے اور ہر اس چیز کے وقت جو اس کے دل کو افعال نماز سے ہٹائے اور اس کے خشوع میں خلل انداز ہو۔ ملاحظہ فرمائیں

کہ قلب کو خشوع وخضوع کے لیے فارغ رکھنے اور توجہ الی اللہ تعالیٰ کا شریعت مطہرہ نے کتنا لحاظ فرمایا ہے کیا اس کے بعد بھی لاؤڈاسپیکر پر نماز کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

کتبـــــــــــــہ

غلام محمد خاں غفرلہ مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

الاجوبۃ صحیحۃ۔

محمد عبدالرشید غفرلہٗ مفتی جامعہ عربیہ ناگپور

جوابات صحیح ہیں۔

سبطین رضا غفرلہٗ

قداصاب من اجاب۔

سید محبوب اشرف مدرس جامعہ عربیہ ناگپور

المجیب مصیب۔

العبد الضعیف العلیل محمد عبدالجلیل النعیمی البہاری مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔ مورخہ ۳۰ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

الاجوبۃ صحیحۃ۔

محمد اعظم غفرلہٗ صدر مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

الجواب صواب۔

فقیر عبدالحفیظ غفرلہٗ مدرس جامعہ عربیہ ناگپور

☆☆☆

امام اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقّق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف جلیلہ اہلِ ایمان کے ایمان وعمل کے تحفظ وبقا وجلا کے لئے حصن حصین کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کتابوں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ لہٰذا تمام اہلِ خیر حضرات اس امر کی طرف توجہ دے کر سُنّیت کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دینے کی سعادت حاصِل کریں۔

طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ قائم کریں۔

مرکز اہلسُنّت پوربندر

MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BARKAT-E-RAZA
Imam Ahmad Raza Road,
Porbandar (Gujrat)